کلام: مصدقؔ لاکھانی

منقبت

ہے سب فضل و کرم جود و سخا عباسؑ کے در پر
تُو پھیلا تو سہی دستِ دعا عباسؑ کے در پر

مقدر سے کہا میں نے سنورنا کس جگہ سیکھا
تو وہ بھی مسکرا کر بول اُٹھا عباسؑ کے در پر

علاجِ بے وفائی کر لے تُو اے بے وفا دنیا
چل آ تقسیم ہوتی ہے وفا عباسؑ کے در پر

بھکاری اپنی جھولی میں شہنشاہی کو بھر لائے
یہ منظر ہم نے دیکھا بارہا عباسؑ کے در پر

جبیں تو پھر جبیں ہے، سوچتی ہی رہ گئی لیکن
مری آنکھوں نے سجدہ کر لیا عباسؑ کے در پر

بڑی تھیں حاجتیں میری مگر چھوٹے تھے در سارے
میں گھبرا کر بالآخر آ گیا عباسؑ کے در پر

وہاں محفل جمی تھی، زینبؑ و شبیرؑ و اکبرؑ تھے
ملی تھی مجھ کو ساری کربلا عباسؑ کے در پر

ادھورے کام لے کر پھر رہے ہیں سب جہاں والے
مرا ہر کام پورا ہو گیا عباسؑ کے در پر

دلاور کے قصیدے اس قدر اُس نے سنے مجھ سے
مرے ہمراہ رضواں بھی چلا عباسؑ کے در پر

بڑی پر جوش ہے یہ محفلِ اہلِ وِلا لیکن
مصدقؔ منقبت جا کر سنا عباسؑ کے در پر

❀❀❀